سوال

(339) طلاقِ بائنہ کبریٰ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میرا مسئلہ ہے کہ پچھلے تین سال سے میرے اور میرے خاوند عمران عزیز قریشی ولد عبدالعزیز قریشی کے مابین متواتر جھگڑے چل رہے ہیں ۔ پچھلے ڈیڑھ سال کے عرصہ میں کئی بار جھگڑوں کے دوران وہ کہتا کہ میں تمہیں طلاق دینا ہوں کے الفاظ استعمال کر چکا ہے ۔ ایک بار جھگڑے کے دوران اس نے یہ بھی کہا کہ میں تمہیں طلاق دیتا ہوں میں تمہیں طلاق دتیا ہوں اور تیسری بار خاموش رہا ۔ اس واقعہ کے کچھ دنوں بعد اس نے معافی مانگ کر رجوع بھی کیا ۔ اس واقعہ کے تقریباً ڈیڑھ ماہ بعد پھر جھگڑے شروع کردئے اوران میں کئی بار میں تمہیں طلاق دیتا ہوں کے الفاظ کہے تقریباً 8 ماہ پہلے اس نے ایک جھگڑے کے دوران مجھے پھر یہ کہا میں تمہیں طلاق دیتا ہوں تمہیں طلاق دیتا ہوں پھر تقریباً ہر ماہ بعد کبھی دو بار اور کبھی ایک بار میں تمہیں طلاق دیتا ہوں کہتا رہا ۔ برائے مہربانی اس مسئلہ کر شرعی حیثیت (اہل حدیث کے مولف کے مطابق) کے بارے میں میری راہنمائی کریں ، میں مشکور ہوں گی ؟ (سائلہ : غزالہ نازلی بنت غلام نبی ڈارویفقس سواسا سٹی لاہورچھاؤنی)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بشرط صحت سوال صورت مسؤلہ میں واضح ہوکہ رجعی طلاق صرف دو دفعہ ہے اگر شوہر دو دفعہ طلاق کے بعد یعنی دو دفعہ رجوع کرنے کے بعد تیسری دفعہ طلاق دے دیتا تو یہ تیسری طلاق مغلظہ بائنہ ہوجاتی ہے ، یعنی پھر اس تیسری طلاق کے بعد نہ رجوع جائز ہوگا اور نہ نکاح ثانی کی شرعاً اجازت اور گنجائش باقی رہتی ہے ۔ تیسری طلاق کے فوراً بعد نکاح اور بیوی شوہر پر حرام ہوجاتی ہے ، جیساکہ قرآن مجید میں نے فرمایا :

الطَّلاقُ مَرَّتانِ ۖ فَإِمساكٌ بِمَعروفٍ أَو تَسريحٌ بِإِحسانٍ ...۲۲۹... البقرة

کہ رجعی طلاق دو دفعہ ہے پھر یا تو نیک نیتی اور گھر بسانے کی غرض سے بیوی کو روک لینا ہے یا پھر بھلے طریقہ کے ساتھ اس کو چھوڑ دینا ہے ۔

امام ابن کثیر اس آیت کی تفسیر میں ارقام فرماتے ہیں ۔

أی إذا طلقتها واحدة أو اثنتین فانت مخیر فیها مادامت عدتها باقیة بین أن تردها الیک ناویا الإصلاح بها والإحسان إلیها وبین أن تترکها حتی تنقضی عدتها فتبین منک وتطلق سراحها محسنا إلیها

(1) تفسیر ابن کثیر ج 1 ص 292

کہ جب تم ایک طلاق یا دوسری طلاق دو تو آپ کو اختیار ہے کہ اصلاح کی نیت سے اپنی بیوی کو لوٹا لو اگر وہ عدت کے اندر ہے اور یہ بھی اختیار ہے نہ لوٹاؤ تاکہ اس کی عدت گزر جائے اور وہ کسی اور سے نکاح کرنے کے قابل ہوجائے ۔

پھر آگے خلع کے بیان کے بعد فرمایا :

فَإِن طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِن بَعْدُ حَتَّىٰ تَنكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ ۗ فَإِن طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَن يَتَرَاجَعَا إِن ظَنَّا أَن يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ ... البقرة ٢٣٠

پھر اگر اس کو (تیسری) طلاق دے ڈالے تو اب اس کے لئے حلال نہیں جب تک کہ وہ عورت اس کے سوا دوسرا شخص سے نکاح (شرعی) نہ کرلے ۔ پھر اگر وہ دوسرا شوہر بھی اس کو طلاق دے دے تو ان دونوں کو میل جول کرلینے میں گناہ نہیں بشرطیکہ یہ جان لیں کہ اللہ کی حدود کو قائم رکھ سکیں گے ۔

امام ابن کثیر حتی تنکح زوجا غیرہ کی تفسیر میں رقمطراز ہیں : أی أنه إذا طلق الرجل إمراته طلقة ثالثة بعد ما أرسل عليها الطلاق مرتين فإنها تحرم عليها (2) تفسیر ابن کثیر ج1 ص292.)

جب کوئی شخص اپنی بیوی کو دو طلاقیں دے چکنے کے بعد تیسری طلاق بھی دے دے تو وہ اس پر حرام ہوجائے گی ۔ جب تک کسی دوسرے مرد سے باقاعدہ شرعی نکاح نہ ہو، ہم بستری ہو پھر وہ دوسرا شوہر مرجائے یا کسی پیشگی معاہدہ کے بغیر اپنی مرضی سے طلاق دے دے تب عدت گزار کر وہ اپنے پہلے شوہر سے نکاح کرسکتی ہے ورنہ نہیں ۔ حلالہ کی نیت سے کیا گیا نکاح باطل اور حرام ہے ۔ چونکہ آپ کے سوال نامہ کے خط کشیدہ تصریحات سے واضح ہوتا ہے کہ آپ کا شوہر عمران عزیز قریشی تین سے زائد مواقع پر وقفہ وقفہ سے متعدد طلاقیں دے بیٹھا ہے ، لہذا نکاح ٹوٹ چکا ہے اور یہ نکاح اسی وقت ٹوٹ گیا تھا جب اس نے دو رجوعوں کے بعد آپ کو تیسری طلاق دی تھی ۔ پس اگر آپ اب بھی اس کے ساتھ بطور بیوی کے آباد ہیں تو یہ ساری کاروائی زنا اور سفاح ہے ۔ آپ فوارا اس سے علیحدہ ہوجائیں اور تیسری طلاق سے لے کر اب تک کے میل جول کو اللہ سے معافی مانگیں اور توبہ کریں ۔ مفتی کسی قانونی سقم کا ہرگز ہرگز ذمہ دار نہ ہوگا-

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص829

محدث فتویٰ